دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

فتویٰ نمبر 31840

برائے رابطہ
www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اور میرے ساتھی کرنسی کا کاروبار کرتے ہیں ہم ایک دوسرے کو کرنسی ادھار پر مارکیٹ کی قیمت سے زیادہ فروخت کرتے ہیں ہم اکثر افغانی کرنسی ثمن کا کاروبار کرتے ہیں جیسے ہم سے ادھار پر ثمن خریدتے ہیں وہ ان ثمنوں کو اپنی ضروریات میں خرچ کرتے ہیں پھر چند دن بعد دوسری کرنسی دیتے ہیں ہمارے بلوچستان کے چند علماء کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے ہمیں تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں ہمارا روزگار صرف یہی ہے؟

المستفتی
حاجی عبدالمالک: بلوچستان قندھاری اردو زوئی

الجواب باسم ملہم الصواب

ایک کرنسی کی بیع دوسری کرنسی سے کمی زیادتی کیساتھ بلاکراہت جائز ہے بشرطیکہ مجلس عقد میں عوضین میں سے کسی ایک پر قبضہ پایا جائے، اگر بغیر قبضہ کے مجلس عقد برخاست ہوگئی تو یہ بیع جائز نہ ہوگی۔

والدلیل علی ذالک،

فی الھندیۃ ج ۳ ص ۱۰۲

ولو اشترى فلوسا أو طعاما بدراهم حتى لم يكن العقد صرفا وتفرقا بعد قبض أحد البدلين حقيقة يجوز ـ

وفی الھدایۃ ج ۳ ص ۸۳

وإذا عدم الوصفان الجنس والمعنى المضموم إليه حل التفاضل والنسأ لعدم العلة المحرمة ـ

جاری ہے

وفي در المختار ج ۵ ص ۱۷۹

باع فلوسا بمثلها أو بدراهم أو بدنانير فإن نقد أحدهما جاز

وإن تفرقا بلا قبض أحدهما لم يجز —

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: نعمت اللہ نسیمی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

مؤرخہ ۱۱ محرم الحرام سنہ ۱۴۴۳ھ

الجواب صواب

[illegible]

دار العلوم کبیر والا

۱۲/۱/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء